باب : 19

کچھوے اور خرگوش کی نئی کہانی

خواب میں بھی جوناتھن خصوصی شو والی اسی عورت کو دیکھ رہا تھا۔ وہ پیسے اس کے ہاتھوں میں دیتی اورپھر اس سے واپس چھین لیتی تھی۔ باربار،اس نےاسے پیسے دیئے اورپھر واپس لے لیے۔ ایک جھٹکے کے ساتھ جوناتھن اچانک جاگ اٹھا۔ اسے یاد آیا کہ اس نے اپنی آمدنی کی رپورٹ ٹیکس حکام کو جمع کروانی ہے۔

تازہ پکی ہوئی روٹی کی لذیذ خوشبو سےاس کی ناک بھرگئی۔ بوڑھا آدمی میز کے ساتھ کھڑا تھا، وہ ناشتے کے لیے روٹی کے موٹے موٹے ٹکڑے اورجام پلیٹ میں رکھ رہا تھا۔ جوناتھن نے میز پر ایک چھوٹے سےمغموم لڑکے کو بیٹھے دیکھابوڑھے آدمی نے لڑکے کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ اس کا نواسا ڈیوی ہے،یہ کچھ عرصہ ان کے ساتھ رہے گا۔

”مجھےیاد ہےمیں نےآپ کو دیکھا ہے،“ڈیوی نےزبان چلائی، ” نانا ابو انھوں نے میری اور ماما کی مدد کی تھی جب ہم فارم چھوڑ رہے تھے۔“اس خبرنے جوناتھن کی اہمیت کچھ اور بڑھا دی۔ جوناتھن نے مکھن لگے روٹی کے موٹے ٹکڑے کو دانتوں میں دبایا ہی تھا کہ لڑکاجلدبازی میں لڑکھڑانےلگا،وہ اپنی رنگ برنگی جرابوں کو اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔”نانی ماں، پلیز مجھے وہ کہانی دوبارہ سنائیں،“ اس نےالتجا کی۔

”کونسی والی،مٹھو؟“ اس نے جلدی میں جوناتھن کی پلیٹ میں انڈوں کا ڈھیر لگادیا۔

”میری پسند والی،وہ جوکچھوے اورخرگوش کی ہے۔ تصویریں اتنی مزیدار ہیں،“ڈیوی چہکا۔

”اچھا، ٹھیک ہے،“روز نے کچن کی الماری سے ایک کتاب نکالتے ہوئے کہا۔ وہ چھوٹے ننھے ڈیوی کے ساتھ بیٹھ گئی اورگویا ہوئی، ”ایک دفعہ کا ذکر ہے ...“

”نہیں، نہیں،نانی ماں،بہت سال پہلے ...،“لڑکے نے بات کاٹی۔

روزنے قہقہہ لگایا۔”اچھا تومیں کہہ رہی تھی ...بہت سال پہلے ایک ملک میں ایک کچھوا جس کا نام فرینک تھا اور ایک خرگوش جس کا نام لائی سینڈ رتھا رہتے تھے۔ دونوں جانور اپنے گاؤں میں

رہنے والے لوگوں کو خط انہیں تقسیم کر نے کا کام کرتے تھے۔ ایک دن فرینک نے جس کے تیز کان اس کی چھوٹی چھوٹی ٹانگوں کی نسبت خوب پھرتیلےتھے،کچھ جانوروں کولائی سینڈرکی تعریف کرتے سنا کہ وہ کتنی تیزرفتاری سے ڈاک تقسیم کرتا ہے۔ سبک رفتار خرگوش چند گھنٹوں میں اتنی ڈاک تقیسم کرسکتا تھا دوسرں کو جس کے لیے کئی دن درکار تھے۔ فرینک غصہ کھا کر رینگتا ہوا خود بھی اس گفتگو میں جا دھمکا ۔

”مسٹرخرگوش ،' فرینک اتنی ہی آہستگی سے بولا جتناآہستہ وہ چلتا تھا،'میں شرط لگاتا ہوں جتنے گاہک تم ایک ہفتے میں اکٹھے کر سکتے ہو اتنے ہی دنوں میں تم سے زیادہ گاہک اکٹھے کر سکتا ہوں۔ میں اپنی ساکھ داؤ پر لگادوں گا۔“

”لائی سینڈر اس چیلنج پر حیران رہ گیا۔' تمہاری ساکھ؟ ہا ہا! ہرکوئی تمہارے بارے میں جو کچھ کہتا ہے تم اس پرشرط لگاؤ گے،' خرگوش نے مشتعل ہوتے ہوئے کہا ۔ ' کوئی بات نہیں، میں ہر طرح تمہارامقابلہ کروں گا!' سننے والوں نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا ،یہ کاہل کچھوا کیا مقابلہ کرے گا۔ یہ دیکھنے کے لیے ان سب نے ایک ہفتے کے بعداسی جگہ پھر اکٹھےہوکرجیتنے والے کافیصلہ کرنے کا اعلان کیا۔ لائی سینڈر تو اپنی تیاریوں کے لیے فوراً اُڑن چھو ہوگیا جبکہ فرینک بڑی دیر تک وہیں جما بیٹھا رہا۔ آخر کار، وہ بھی ایک ٹانگ اٹھاتا ایک ٹانگ رکھتا روانہ ہوا۔

لائی سینڈرنے پورے دیہات میں یہ نوٹس چسپا ں کردئیے کہ وہ اپنی قیمتوں کو فرینک کی قیمتوں سے آدھا کر رہا ہے۔اور اب سے دن میں‌دومرتبہ ڈاک تقسیم ہوگی،اس میں ہفتےکاآخری دن اور تعطیلات بھی شامل ہیں۔ خرگوش گھرگھر پہنچا، گھنٹی بجائی، خط تقسیم کیے، ٹکٹیں اوردرکار چیزیں بیچیں،اوریہاں تک کہ موقعےپرپارسلوں کاوزن کیااورانہیں ملفوف کیا۔ معمولی سی زیادہ قیمت پراس نے دن رات کسی بھی وقت ڈاک کی تقسیم کا وعدہ کیا۔اورایک پیسہ زائدلیےبغیروہ ہمیشہ مخلصانہ اوردوستانہ مسکراہٹ کے ساتھ پیش آیا۔اچھی کارکردگی اور نت نئےانداز او رخوش اخلاقی کے ناطےخرگوش نے اپنےگاہکوں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ کر لیا۔“

ڈیوی تصویروں میں‌مگن تھااورصفحے پلٹنےمیں اپنی نانی ماں کی مدد بھی کررہا تھا،وہ اونچی آواز میں پڑھ رہی تھیں۔”کسی کو بھی کچھوے کا نشان کہیں نظرنہ آیا۔ ہفتے کے آخر میں لائی سینڈر اپنی

فتح کے یقین کے ساتھ خراماں خراماں ججوں کے پاس آ پہنچا ۔ وہ یہ دیکھ کر متعجب رہ گیا کہ کچھوا وہاں پہلے سے اس کا منتظرہے۔ ’بہت معذرت،لائی سینڈر،‘ کچھوے نے سرد مہری سے لفظو ں کو چبا چبا کر کہا ۔’ جب تم گھر گھر دوڑ بھا گ کر رہے تھے تو میں یہ خط حاصل کرنےکی تگ ودوکررہا تھا۔‘ فرینک نے لائی سینڈر کے ہاتھوں میں ایک دستاویزاور پین دے کرکہا:’پلیزیہاں اس لائن پردستخط کردو۔‘

”’یہ ہے کیا؟‘ لائی سینڈر نے پوچھا۔

”’ہمارے بادشاہ سلامت نے مجھے، کچھوے کو، پوسٹ ماسٹر جنرل مقررکیا ہےاورمجھےسارےملک میں خطوں کی تقسیم کا مختار بنایا ہے۔ معذرت، خرگوش، مگراب بس کرواورڈاک کی تقسیم بند کر دو۔‘

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے!‘خرگوش غصےسےاپنے پاؤں زمین پر پٹختے ہوئے بولا۔’ یہ کوئی انصاف نہیں!“

”بادشاہ سلامت کا بھی یہی ارشادہے“کچھوے نے جواب دیا ۔’یہ کوئی انصاف نہیں کہ اس کی کچھ رعایا کودوسروں کی نسبت ڈاک کی بہترسروس حاصل ہو۔ سوانھوں نے مجھے پوری اجارہ داری بخش دی ہے تاکہ سب لوگوں کے لیے ایک جیسی کوالٹی کی سروس کو یقینی بنا یا جائے۔‘

”برہم لائی سینڈرنے کچھوے کو دق کرنے کے لیے پوچھا،’ تم نے اسے اس پر راضی کیسے کیا؟ تم نے اسے کیا نذرانہ پیش کیا؟‘

”کسی بھی کچھو ے کے لیے مسکرا نا آسان نہیں،لیکن اس نے کوشش کر کے اپنے منہ کے ایک طرف تھوڑاسا ٹیڑھ پیدا کر لیا۔ میں نے بادشاہ کو یہ یقین دلایا کہ وہ اپنے تمام پیغامات مفت بھیج سکے گا، اور،یقینا میںنےاسے یہ بھی بتایاکہ پورے ملک کی خط وکتابت وفادار ہاتھوں میں ہونے سے اس کے لیے اپنی باغی رعایا کے طرزعمل پر نظررکھنا خاصا آسان ہو جائے گا۔ اگر یہاں وہاں مجھ سے کوئی خط کھو جائے تو شکایت کون کرے گا؟‘

”’لیکن تم تو ڈاک تقسیم کر تے ہوئے ہمیشہ رقم گم کر دیتے تھے!‘ خرگوش نے تنگ آ کر کہا ،’اس کی ادائیگی کون کرے گا؟‘

”’بادشاہ میرے منافعے کو یقینی بنانے کے لیےایک قیمت کا تعین کرے گا۔اگر لوگ خط بھیجنا بند کر دیں گے تو میرے نقصان کی تلافی ٹیکسوں سے کی جائے گی۔ کچھ ہی دنوں میں لوگ یہ بھی بھول

جائیں گے کہ میرا کوئی حریف بھی تھا ۔“‘ نانی ماں نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا ،”ختم شد۔“

”اس کہانی کا سبق،“روزنےپڑھا،”یہ ہے کہ جب آپ کے مسائل ذراخاص قسم کے ہوں‌تو آپ کو ارباب اختیار سے رجوع کرنا چاہیے۔“

ننھےڈیوی نے دہرایا،”’ جب آپ کے مسائل ذرا خاص قسم کے ہوں‌تو آپ کوارباب اختیار سے رجوع کرناچاہیے۔‘ نانی ماں، میں اسے یاد رکھوں گا۔“

”نہیں‌بیٹے،یہ تو صرف سبق وہ ہےجو کتاب بتاتی ہے۔ تمہارے لیے بہتر یہ ہے کہ تم خودسبق سیکھنے کی کوشش کرو۔“

”نانی ماں؟“

”جی، بیٹے؟“

”کیا جانور باتیں کر سکتے ہیں؟“

”صرف پرندے باتیں کرتے ہیں،بیٹے۔ یہ توبس ایک خیالی کہانی ہے،’عظیم بارڈ‘کی بات نہیں۔“

”نانی ماں، مجھےعظیم بارڈ کے بارے میں بتا ئیں۔“

وہ بے ساختہ ہنسی ۔” کتنی مرتبہ پہلے بھی تم اس کے بارے میں سن چکے ہو؟بارڈ عاقل و دانا گدھ ہے جو سات سمندر پھرتا ہے۔ ’ہائی ییک‘کی برفانی چٹانوں سے لے کر’روتہ‘ کے دھواں دار ساحلوں تک ۔ نہ ، نہ ، تم مجھے ایک اور کہانی میں پھنسانا چاہتے ہو۔ ہم اسے کل کے لیے رکھتے ہیں۔“

جوناتھن نےاپنا کھانا ختم کرکےاس بھر پورمیزبانی کیلئے معمرمیاں بیوی کا شکریہ ادا کیا۔ وہ سب اسے الوداع کہنے کے لیے سامنے ڈیوڑھی تک آئے،بوڑھے آدمی نے اسے کہا،” اگر تمہیں کبھی کسی چیز کی ضرورت پڑے تو ہمیں اپنے نا نا نانی ہی سمجھنا۔“